عاصی کرنالی

شاہ جی رح

وہ اک ستارہ اندھیروں میں نور تھا جس سے
وہ ایک چاند جو شب کی جبیں کا جھومر تھا
وہ آفتاب کہ جس میں بشارتیں تھیں بہت
ذرا بلند ہوئی تھی وہ ایک موجِ صدا
ذرا سی تند چلی تھی وہ بادِ صرصرِ حق
ذرا سی تیز ہوئی تھی چراغِ صدق کی لو
ذرا جلال میں آیا تھا فقرِ آگاہی
سکندری نے جو مانگا قلندری سے خراج

لڑی ہے قوم جو برسوں جہادِ آزادی
جو کھل گیا درِ زنداں، جو کٹ گئی زنجیر
جو فکرِ قوم نے پہنا عمل کا جامہ بھی
کتابِ راہبری کا بیان مجمل ہے
اٹھیں گے چہرۂ ماضی سے پردہائے دقیق
ذرا تو لاؤ تصور میں عہدِ جبرِ فرنگ

وہ سہمی سہمی فضا، وہ دھواں دھواں ماحول
جبیں پہ داغِ غلامی، نظر میں جنبشِ خوف
گھس آئے تھے جو لٹیرے ہماری سرحد میں

ہمارا دین، ہماری شریعتِ اطہر
ہماری دولتِ کردار و سیرت و تہذیب
ہماری سوچ، ہمارا عمل، ہمارا ضمیر
میں کیا بتاؤں غلامی کی زندگی کیا ہے

شریعتِ نبوی کا ظہور تھا جس سے
وہ جس سے چہرۂ اہلِ وفا منور تھا
جلو میں جس کے سحر کی سعادتیں تھیں بہت
تمام اثاثۂ عہدِ فرنگ ڈوب گیا
بتانِ کفر کے دل پھٹ گئے جگر ہوئے شق
قبائے تیرہ شبی کو جلا گیا پرتو
ورق ورق ہوا سب دفترِ شہنشاہی
نہ وہ شکوہِ فرنگی رہا، نہ تخت نہ تاج
ہوا شکستہ بالآخر جو طوقِ صیادی
ہمیں جو خوابِ تمنا کی مل گئی تعبیر
ہے اس میں عزمِ بخاری کا کارنامہ بھی
ہنوز ناموں کی فہرست نامکمل ہے
مورخوں کو دیانت کی گر ہوئی توفیق
اڑا اڑا سا وہ رخسارۂ حیات کا رنگ

زباں پہ مہرِ خموشی، دلوں پہ غلبۂ ہول
ہمارے چاروں طرف خوں چکاں بلاؤں کا طوف
تمام قوم تھی ان کے عذاب کی زد میں
ہماری حکمت و دانش، ہمارے فکر و نظر
ہمارے علم و ثقافت، ہمارا ذہنِ نجیب
ہمارے پورے تشخص کو کر لیا تھا اسیر
بس ایک مرگِ مسلسل ہے، بندگی کیا ہے

نظامِ جبر ہر اک آس چھین لیتا ہے — دلوں سے دولتِ احساس چھین لیتا ہے
یہ عہدِ جبر تھا یا دورِ ننگ و رسوائی — کہ دفعتاً اٹھے کچھ لوگ لے کے انگڑائی

یہ لوگ شعلہ بیاں تھے ، یہ لوگ شعلہ بجاں
مثال موجۂ مضطر ، مثالِ برقِ تپاں

(بہ تبدیلِ بحر)

ایک شعلہ جو بہت بے تاب و برہم ہو گیا — شاہ صاحب کی خطابت میں مجسّم ہو گیا
آندھیوں کا زور ، بادل کی گرج ، طوفاں کا جوش — سیل کی آہٹ ، کڑکتے صاعقے جیسا خروش
زلزلہ ، صرصر ، تلاطم ، آگ ، لاوا ، بانگِ صور — موت کی للکار ، برزخ ، نعرۂ یوم النشور
کاٹ میں ایک ایک لہجہ خنجرِ باطل شکن — گفتگو کی تیغِ براں اور فرمانِ "بزن"
جانِ باطل کے لئے ہر لفظ مرگِ ناگہاں — اہلِ ایماں کے لئے آبِ حیاتِ جاوداں
ایک جانب ہر خطابِ آتشیں حق کا جلال — ایک جانب ہر کلامِ دل نشیں حق کا جمال
ابرِ رحمت ، رشحۂ الطاف ، بارانِ کرم — شاخِ نرمک ، برگِ گل ، بادِ سحرگاہی کا نم
علمِ قرآں ، آگہی ، ایقان ، تفکر ، اعتقاد — شرع ، ایماں ، معرفت ، حکمت ، تفقہ ، اجتہاد
رمز ، ایما ، طرفگی ، ایجاز ، تشبیہ و مثال — بذلہ سنجی ، خوش دلی ، نکتہ طرازی ، اعتدال
قول ، مصرع ، ضلع ، دوہا ، کہ مکرنی ، چٹکلہ — طب و حکمت ، ہیئت و سائنس ، شعر و فلسفہ
ایک کہسارِ بلاغت ، محکم و گردوں نشیں — ایک دریائے فصاحت جس کی کوئی حد نہیں
جب تلاوت آشنا ہوتے تھے وہ گل ہائے لب — جگمگا اٹھتے تھے مانندِ سحر رخسارِ شب
سب پہ چھا جاتے تھے وہ شاداب موسم کی طرح — آیتیں ذہنوں کو تر کرتی تھیں شبنم کی طرح
ہاں تو اے اربابِ مجلس ! ان کا اندازِ خطاب — جو دلوں میں تیر جائے وہ صدائے انقلاب
زندگی جاگی نوائے مردِ حق آگاہ سے — جی اُٹھے دل اس صدائے قُم باذن اللہ سے
ہم سے خاک آسودگاں کو جسم و جاں دیتے رہے — شاہ جی جا جا کے قبروں پر اذاں دیتے رہے
اس خطابت کے جلو میں دوسرا منظر بھی تھا — لفظ کے آئینے میں کردار کا جوہر بھی تھا
سختیاں ، آلام ، بیماری ، مصائب ، زجر و بند — ظلم ، تعزیرِ وفا ، دشنام ، زنداں ، قید و بند

جبر کی ایک ایک آندھی کے مقابل ڈٹ گئے
یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے میرے مضمون سے
ملّتِ اسلام! اے روشن نصیب وخوش نظر

ہر چہ بادا باد، زندہ بچ گئے یا کٹ گئے
حریت کی داستاں لکھی گئی ہے خون سے
دیکھ اس انمول آزادی کی ظالم! قدر کر

خطۂ ارضِ وطن اک مشترک تعبیر ہے
شاہ جیؒ کا خونِ دل بھی شاملِ تعمیر ہے

جاہلانہ وقاحت کی عالمانہ وضاحت

حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین مدظلہ العالی
کا یادگار مقالہ! جس میں بعض
نام نہاد سُنّی اکابر کی صحابہ دشمنی
کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔ حضرت علیؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ، حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے متعلق دجل وتلبیس اور کذب وتاویل کا ارتکاب کرنے والوں کا عظیم علمی محاسبہ، تحقیقی تعاقب، تاریخی تجزیہ ......!

یہ مقالہ جون ر ۱۹۶۰ء کے ماہنامہ نقیب ختم نبوت میں شائع ہوکر بے پناہ پذیرائی حاصل کر چکا ہے
اب ضروری تصحیح اور ——

انتہائی اہم اضافوں کے ساتھ کتابی شکل میں دست یاب ہے

سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ کا زوردار ابتدائیہ —— چکوالی فتنہ، رفض اور باطنیت کا نیا روپ!

دفتر نقیب ختم نبوۃ، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان۔ فون ۲۱۰۳۷

مسلمانو!

ہمارے صرف تین دشمن ہیں:

○ دشمنِ خدا ○ دشمنِ رسول ○ دشمنِ ازواج واصحابِ رسول

آیئے

متحد ہوکر پاکستان کو کمیونسٹوں، مرزائیوں اور رافضیوں کی لوٹ کھسوٹ اور تخریب کاری سے بچانے کا عہد کیجئے۔